بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

یکشنبہ

9621 Subedar Major Sher Mohd Khan
Lahore Cantt.

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۱ ماہ تبوک۔ ڈلہوزی سے صبح ۹ ½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۱۱ ماہ تبوک۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو ابھی گلے اور بدن میں درد کی شکایت ہے بخار سے آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے لیکن پوری طرح صحت نہیں ہوئی احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ تا حال بیمار ہیں اور آج پھر حرارت ہوگئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۱ | ۱۲ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش | ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ | ۱۲ ستمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۱۵

قادیان ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ

اٹلی کا عبرتناک انجام

اٹلی جو بڑے جوش و خروش کے ساتھ جنگ میں شامل ہوا تھا۔ اتحادیوں کے سامنے گھٹنے ٹیک چکا ہے۔ خدا کی شان ہے۔ کہ ۱۹۴۰ء میں جو حکومت فرانس پر اس وقت عقابی شان سے جھپٹی تھی۔ جب وہ دم توڑ رہا تھا۔ اور اس کی بے بسی اور بے چارگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے خواہ مخواہ جنگ میں کود پڑی تھی۔ آج خود فرانس سے بھی زیادہ بے بسی اور بے چارگی کی حالت میں پڑی ہے یہ قدرت کے زبردست انتقام کی ایک روشن مثال ہے۔ کاش! کوئی عبرت حاصل کرے۔

جب اٹلی جنگ میں شریک ہوا۔ تو یہ وہ زمانہ تھا جب برطانیہ کی طاقت بالکل کمزور تھی۔ اور محوریوں کو یقین تھا۔ کہ دنیا پر چھا جانے کا اس سے بہتر موقعہ نہ ملے سکیگا۔ اٹلی اسوقت بہت زوروں پر تھا۔ اور سمجھا یہ جاتا تھا۔ کہ اس کی جنگ میں شرکت اتحادیوں کے لئے بہت پریشانیوں کا موجب ہوگی۔ لیکن ہوا یہ کہ اپنے دس لاکھ آزمودہ کار نوجوانوں کی قربانی دے کر اپنے ملک کی نسبت دس گنا وسیع ایمپائر کھو کر اور اپنے مایۂ ناز بحری بیڑے کو خستہ حال کرا کر وہ آج اپنے آپ کو اتحادیوں کے رحم و کرم پر ڈال دینے پر مجبور ہے۔ اس کے لاکھوں نوجوان ہندوستان میں حکومت برطانیہ کی مہمانی کا لطف اٹھا رہے ہیں۔ ابھی چند سال کی بات ہے۔ جب اٹلی نے ناکردہ گناہ ابے سینیا پر چڑھائی کر دی تھی۔

اور اس ظلم کے خلاف کسی ملک کے احتجاج کا اس پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ اس نے حبشہ کے غریب اور بالکل سادہ اور جاہل لوگوں پر زہریلی گیس کا استعمال کیا۔ اور اس طرح ان لوگوں کو مغلوب کر کے شاہ حبشہ کو وطن چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اسی پر بس نہ کرتے ہوئے اس نے البانیہ کو اچانک جا لیا۔ اور اس چھوٹے سے ملک کو آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا۔ اور پھر یونان و فرانس وغیرہ پر چڑھائی کر دی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب اٹلی کو بڑی زبردست طاقت سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج اس کے ڈھول کا پول کھل گیا ہے۔

گو جب ۱۹۴۰ء کے موسم سرما میں مارشل ویول نے مارشل گریزیانی کو مصر سے بھگا کر سیرنیکا کی انتہائی حدود تک پہنچا دیا تھا۔ اور اس کی مشرقی افریقہ کی سلطنت کا خاتمہ کر دیا تھا اسی وقت اٹلی کا انجام نظر آنے لگا تھا۔ لیکن اگر وہ اس وقت سنبھل جاتا۔ تو اپنے مظالم کی سزا کیسے پا سکتا۔ اس لئے وہ برابر ہٹلر کے پیچھے پیچھے لگا رہا۔ حتیٰ کہ اس عبرتناک حالت کو پہنچ کر ثابت کر دیا۔ کہ کمزوروں پر ظلم کی پاداش سے ظالم بچ نہیں سکتا۔ اور مکافات عمل سے غافل ہونا انتہائی نادانی ہے۔

اب رہ گیا جرمنی۔ سو اس کا دامن اٹلی کی نسبت بہت زیادہ داغدار ہے۔ اور اس کے مظالم کی فہرست بہت طویل ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا حشر بھی بہت عبرتناک ہوگا۔ اور وہ اٹلی سے ۴۴م

جنگ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویا

اور

انگلستان کے بعض معزز اصحاب کی آراء

مولوی جلال الدین صاحب شمس ۲۶ جولائی کے مکتوب میں لکھتے ہیں کہ:۔

جب اتحادیوں نے ماہ مئی ۱۹۴۳ء میں افریقہ میں ایک شاندار فتح حاصل کی۔ تو ایک پمفلٹ شائع کیا گیا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے وہ رویا درج ہیں۔ جن میں برطانیہ کو ابتداء کی کمزور حالت پھر چھ ماہ کے اندر اندر رفتہ رفتہ قوت پکڑتے بدلنا۔ شاہ لیوپولڈ کی تخت سے دست برداری اور پھر شمالی افریقہ میں جنگ کے تغیرات اور بالآخر دشمن کی شکست کے نظارے دکھائے گئے ہیں۔ یہ پمفلٹ لنڈن میں کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ اور لنڈن سے باہر بھی اس کی اشاعت کی گئی۔

ذیل میں اس کے متعلق بعض معزز اصحاب کی آراء اختصاراً درج کی جاتی ہے۔

۱۔ لارڈ بر ڈ وڈ۔ بہت ہی دلچسپ رویاء جو ہو بہو پوری ہوئیں

۲۔ مسٹر آئی۔ ایس۔ ایمری (وزیر ہند) نہایت دلچسپ مطبوعہ ملفوف جس سے امام جماعت احمدیہ کی روحانیت اور دور بین نگاہ کا پتہ چلتا ہے۔

۳۔ سر جیفرے ڈی۔ مونٹ مورنسی۔ مجھے رویاء کی تفصیل اور جس طرح وہ پوری ہوئیں ان کے متعلق بہت دلچسپی ہے۔

۴۔ سر لوئی ڈین۔ میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کی پاکیزہ خواہشات کا ہم کو شکر گزار ہونا چاہیئے

۵۔ سر فرینک براؤن (آنریری سیکرٹری آف ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن) پمفلٹ کے ارسال کرنے پر بہت بہت شکریہ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی رویاء جو پیشگوئیوں پر مشتمل تھیں کس طرح لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ حضرت امیر المومنین کی پیشگوئی اتحادیوں کی فتح کی نسبت اس وقت کی گئی تھی۔ جبکہ اتحادیوں کی حالت ۱۹۴۰ء کے موسم گرما میں بہت کمزور تھی۔ اور سلطنت برطانیہ تنہا محوریوں کے مقابلہ میں کھڑی تھی۔ جب آپ حضرت کی خدمت میں تحریر کریں۔ تو میری طرف سے بھی سلام اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر مبارکباد تحریر کریں۔

۶۔ کرنل جے۔ ایچ سائکس (کمانڈنگ انڈین کنٹنجنٹ) یہ پمفلٹ بڑا ہی دلچسپ ہے۔ اور رویاء بھی نہایت عجیب

مذکورہ بالا اصحاب کے علاوہ لارڈ سیمول سر اسٹیفورڈ کرپس وغیرہ۔ نے بھی اس پمفلٹ کو بہت دلچسپی سے پڑھا۔

یہ صداقت اسلام اور احمدیت کے لیے زندہ نشانات ہیں۔ کہ جنکا اثر اللہ تعالےٰ کے فضل سے اہل علم طبقہ

۴۴م بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ اور سزا پائے گا۔ گو ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جنگ کا خاتمہ کب ہوگا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اس کے خاتمہ کی پہلی منزل طے ہو گئی ہے۔ اتحادی فوجیں برلین کی سڑک پر جا پہنچی ہیں۔ اور اتحادیوں کی فتح اب سوائے کسی نادان کے کوئی شک و شبہ نہیں کر سکتا۔ جرمن کا سب سے بڑا حلیف ختم ہو چکا۔ اور اس کے خاتمہ کا راستہ صاف کر گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کلکتہ اور قحط زدگان کی امداد

دوست محمد شمس صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ۵ ستمبر کو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ کہ

جناب کا احباب کلکتہ سے خطاب اخبار میں پڑھا۔ ہم نے ایک ہفتہ سے زیادہ ایام پیشتر غربا کو کھانا کھلانے کی تجویز کرلی تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ خاکسار نے ایک دن اچانک خیال کیا۔ کہ ہماری جماعت کو اس کام میں فوراً حصہ لینا چاہیئے۔ چنانچہ اسی دن جمعہ کے خطبہ میں میری تحریک پر جناب مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے خطبہ جمعہ میں چندہ کی اپیل کی۔ اور خطبہ کے دوران میں میاں محمد یوسف صاحب آف کیپٹل موٹر ہاؤس نے یک صد روپیہ کا وعدہ کیا۔ بعد نماز جمعہ میاں محمد حسین صاحب نے بھی یک صد روپیہ کا اور میاں نذر محمد صاحب نے پچاس روپے کا بعد ازاں میں نے مسٹر بہار الحق صاحب سے کہا۔ کہ فوڈ کنٹرول کو آٹے اور چاولوں اور دیگر ضروری اشیاء کے حصول کے لئے ملیں۔ چنانچہ چند دوست وہاں گئے۔ اور ایک خط بھی لکھا گیا۔ مگر جواب نہائت مایوس کن تھا۔ اس میں بعض ایسی شرائط تھیں جو بظاہر ہم پوری نہ کر سکتے تھے۔ اور اس جواب سے احباب کو آگاہ کر دیا گیا۔ بعد ازاں ہمیں علم ہوا کہ نوادی دھان مشن (سیوا سمیتی جیسا ایک مشن ہے) اپنے ہاں کثرت کے ساتھ تیار کرتا ہے۔ اور باہر کے لوگوں کو سات روپے فی سو آدمیوں کا کھانا دیتا ہے۔ ہم اس مشن کے کارکنوں سے ملنے نیز انتظام اور کھانا کھلانے کی کارروائی ذاتی طور پر دیکھنے کے لئے مشن مذکور کے احاطہ میں سوا گیارہ بجے دن کے پہونچ گئے۔ اور وہاں ہم نے یہ دیکھا کہ بڑے بڑے برتنوں میں بالکل پتلی کھچڑی تیار ہو رہی ہے۔ اور پھر بارہ بجے احاطہ کے باہر جو ایک سو فٹ چوڑا راستہ ہے۔ اس کے ایک فٹ پاتھ پر کثرت سے لوگوں کو قطار در قطار بٹھا دیا گیا۔ یہ لوگ نہائت ہی نحیف اور کمزور تھے بعض کے پاس برتن تک نہ تھے۔ اور صرف درختوں کے پتے تھے۔ اتنے میں چند خوش پوش امیر زادے بنگالی آگئے۔ اور ان لوگوں نے کمریں کس لیں اور بالٹیاں ہاتھوں میں لے کر گلاسوں سے کھانا دیتے گئے۔ میرا دل تو اس وقت بھر آیا۔ اور دل میں حسرت ہوئی۔ کہ یہ کام ہمارے نوجوانوں کا تھا۔ آخر ہم نے اسی وقت اس مشن کے کارکنوں سے اپنے لئے سب باتیں طے کرلیں اور دو بڑی بڑی بالٹیاں تیار کرائیں۔ جن میں پچاس آدمیوں کا کھانا آسکے۔ اور ایک ہفتہ کے لئے اس مشن والوں کو مسٹر بہار الحق روپیہ دیکر آگئے۔ مگر انہوں نے آٹھ روپے فی سو آدمی کے کھانے کے چارج کئے۔ یہ بھی ہم نے منظور کر لئے۔ ادھر مسٹر بہار الحق نے دار التبلیغ کے گرد و نواح کے محلہ جات کے ایسے غریب گھرانوں کے سو افراد کی لسٹ تیار کی۔ جو در بدر بھیک نہیں مانگ سکتے تھے۔ اور ان لوگوں کو پرچیاں دے دی گئیں۔ اور گزشتہ جمعرات کو میں نے اپنا ایک منشی اور ایک قلی اس کام کے لئے فارغ کر دیا۔ اور دونوں آدمی دونوں بالٹیوں میں سو کس کا کھانا دار التبلیغ میں لے آئے۔

اور اس وقت مسٹر بہار الحق اور سید ہمایوں جاہ صاحب مولوی ظفیر احمد صاحب دار التبلیغ میں پہونچ گئے تھے۔ اور کام شروع ہو گیا تھا۔ اور پانچ بجے یعنی سعاً بعد خاکسار بھی پہونچ گیا۔ اور یہ پروگرام خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور اس کی تائید اور توفیق سے چل رہا ہے۔ اور کل گویا تیسرا دن تھا اور اس قدر خاموشی اور خوش اسلوبی سے یہ کام ہوا۔ کہ ہم خود حیران رہ گئے۔ ہم اس سوچ میں تھے کہ کچھ دوست اپنی خدمات پیش کریں۔ تو دار التبلیغ کے کھانے کا انتظام بھی ہو جائے۔ بعض مشکلات بے حصول کی بھی ہیں۔ ہم نے چونکہ کام شروع کرنا تھا۔ اس لئے اس چھوٹے سے پیمانے پر شروع کر دیا گیا۔ اس کام میں زیادہ نمایاں حصہ مسٹر بہار الحق نے لیا۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ کل مجھے مسٹر عبد القادر مہتہ نے بتایا۔ کہ ان کی بیوی نے ان کی اجازت اور حکم سے رستہ میں سسکتے ہوئے ایک بچہ کو خود دودھ پلایا۔ اور بعد میں بھی اس کی ماں ان کے ہاں سے دودھ لے گئی۔ بعض دوستوں نے فراخ دلی سے روپیہ دیا۔ اور آئندہ بھی وعدہ کیا ہے۔ ۲۲

۲۲ الغرض آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کو کسی طرح راضی کرلیں۔ اور اس کی رضا کی راہوں پر چلیں۔ میرے خیال میں میری اس رپورٹ کا ضروری حصہ اخبار میں شائع کرادیا جائے تاکہ آپ کے خطاب کا جواب احباب جماعت تک پہونچ جائے۔ اور ہمارے لئے لوگ دعا کریں۔ کہ ہم اور زیادہ خدمت خلق کرسکیں۔ والسلام

دوست محمد شمس امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

حضرت ہاجرہ و عدنان

مورخین میں سے بعض نے اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت اسمٰعیلؑ اور عدنان کے درمیان بعض افراد کے شجرہ نسب میں کچھ اختلاف ہے۔ اور اس بناء پر بعض غیر مسلم مورخین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نسل اسمٰعیل میں ہونے کے متعلق اعتراض ہاتھ میں آگیا۔ لیکن اس کا عام فہم جواب یہ ہے۔ کہ اگرچہ عدنان اور اسمٰعیل کی درمیانی نسلوں میں اختلاف کی صورت کسی طرح کی غلط فہمی سے معترضین نے پیدا کرلی۔ لیکن اس بات میں مخالفین و موافقین سب کو اتفاق ہے کہ عدنان یقیناً بنی اسمٰعیل سے ہے۔ چنانچہ سیرت ابن ہشام جو تاریخ احوال نبویہ پر مشتمل ہے۔ اس میں عدنان کا نسب مسلسل حضرت اسمٰعیل تک پہونچایا گیا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب جو بلا اختلاف عدنان تک پہنچتا ہے۔ اس کا ذکر کرکے آگے عدنان کا نسب یوں ذکر کیا ہے۔ عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ اور زاد المعاد جلد اول کے صفحہ ۱۶ پر حضرت امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ عدنان تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب متفقہ طور پر صحیح تسلیم کیا گیا ہے۔ ہاں عدنان کے اوپر اختلاف بتایا جاتا ہے۔ لیکن اس بات میں پھر بھی موافق یا مخالف کوئی ہو۔ کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ کہ عدنان اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہے چنانچہ اسکی اصلی عبارت جسکا یہ ترجمہ ہے ہدیہ ناظرین ہے

معد بن عدنان الی ھھنا معلوم الصحۃ متفق علیہ بین النسابین ولا خلاف فیہ البتہ وما فوق عدنان مختلف فیہ ولا خلاف فیھم ان عدنان من ولد اسمٰعیل علیہ السلام الخ

کے علاوہ زرقانی جلد ۱ صفحہ ۹۲ اور زرقانی جلد ۱ صفحہ ۱ پر بھی اس امر کی تصدیق پائی جاتی ہے۔ اور حضرت ہاجرہ کو ام العرب سب ہی کہتے ہیں۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا فاران اور مکہ کی سکونت اختیار کرنا اور آپ کے بارہ فرزندوں سے سلسلہ نسب چلنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ ظہور تک مکہ میں موسم حج کے موقعہ پر حاجیوں کا سارا انتظام قوم قریش اور بنی اسمٰعیل کے ہاتھ میں ہی شہرت کے ساتھ پایا جانا خود اس بات کی بین دلیل ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنی اسمٰعیل سے ہیں۔ اگر یہ حوالجات تسلیم نہ کئے جائیں تو مسیحی صاحبان اپنی کتاب مقدس سے تو انکار نہیں کرسکتے۔ وہ پیدائش باب $\frac{12}{14 \text{ تا } 21}$ دیکھ لیں۔ حضرت ہاجرہ کا بئر شبع کے بیابان میں پہونچنا اور لڑکے کی نسبت ابراہیم کی بشارت کے موافق ایک قوم اور بڑی قوم بنانے کے وعدہ کا ذکر ہے۔ اور پھر اس کی نسبت وہاں ہی لکھا ہے۔ کہ وہ فاران کے بیابان میں رہا۔ اور پھر استثنا کے باب ۳۳ آیت ۲ میں ہے۔ فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے ہاتھ آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔

راقم مرزا کبیر الدین احمد مشنری جماعت احمدیہ لکھنؤ

رمضان المبارک اور حصول تقویٰ

رمضان المبارک تقوٰی کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون یعنی ہم نے روزے تم پر اس لئے فرض کئے ہیں تاکہ تم متقی بنو۔ بغیر تقوےٰ کے روزے محض فاقہ کشی کے مترادف ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقوےٰ پر اس قدر زور دیا ہے کہ اسے تمام نیکیوں کی جڑ قرار دیا ہے۔ حضور کی بعثت سے قبل دنیا تقوےٰ کے معنی اور مفہوم بلکہ خود لفظ تقوےٰ تک کو ایسے ہی بھول چکی تھی۔ جس طرح اور احکام دینی کو۔ حضور کا یہ ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ کہ حضور نے ہم کو نہ صرف تقوےٰ کی صحیح تعریف بلکہ متقی بننے کے صحیح طریق سے بھی روشناس کرایا۔ جوکہ تمام نیکیوں کی بنیاد اور جڑ ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ کہ ؎

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم ان مبارک ایام میں زیادہ سے زیادہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونا عملی زندگی کا پروگرام بنانا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۸ ش/۲۲ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:-

۹۸۱- ملک احمد یار صاحب شاہ پور
۹۸۲- اللہ جوائی صاحبہ 〃
۹۸۳- فضلاں بی بی 〃 〃
۹۸۴- حیات بی بی 〃 〃
۹۸۵- عظمت خان صاحب دلائی اڑیسہ
۹۸۶- سردار احمد صاحب لائلپور
۹۸۷- محمد بخش صاحب جالندھر
۹۸۸- عنایت اللہ صاحب لاہور
۹۸۹- سید نصرت علی 〃 حصار
۹۹۰- میر عبدالوہاب 〃 امرتسر
۹۹۱- محمد اسحاق صاحب 〃
۹۹۲- محمد شفیع 〃 سیالکوٹ
۹۹۳- شیخ محمد ظفر صاحب۔ لاہور
۹۹۴- پیر بخش صاحب۔ گجرات
۹۹۵- محمد حسین 〃 〃
۹۹۶- محمد حسین 〃 شیخوپورہ
۹۹۷- کریم بی بی صاحبہ گورداسپور
۹۹۸- عبدالرشید صاحب لاہور
۹۹۹- سید محمد اسمٰعیل 〃
۱۰۰۰- ایک دوست۔ امرتسر
۱۰۰۱- 〃 〃 لائلپور
۱۰۰۲- محمد اسحاق صاحب چاٹگام
۱۰۰۳- حسن آرا بیگم صاحبہ ریاست مالیر کوٹلہ
۱۰۰۴- ملک عبدالرحمن صاحب 〃
۱۰۰۵- عبدالرسول صاحب حیدرآباد دکن
۱۰۰۶- سعیدہ خانم صاحبہ گوجرانوالہ
۱۰۰۷- ممتاز بیگم صاحبہ۔ جموں
۱۰۰۸- شیخ محمد علی صاحب حیدرآباد دکن
۱۰۰۹- محمد علی صاحب 〃
۱۰۱۰- محمد نذیر صاحب۔ جموں
۱۰۱۱- بیگم بی بی صاحبہ۔ ریاسی
۱۰۱۲- بھاگن بی بی 〃 منٹگمری۔
۱۰۱۳- نذیر احمد صاحب 〃
۱۰۱۴- بشیر احمد 〃 〃
۱۰۱۵- رشید احمد 〃 〃
۱۰۱۶- منیر احمد 〃 〃

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۹۱۲ منکہ شاکرہ خاتون زوجہ شیخ لطیف الرحمن صاحب قوم شیخ انصاری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱ ش/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری جائداد غیر منقولہ اسوقت کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد میں سے میرا مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ یکصد روپیہ ہے اور زیور طلائی ونقرئی قیمتی -/۴۰۰ روپے کا ہے۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو کہ -/۴۰ روپے ہوتے ہیں اس طرح کل رقم جو میرے ذمہ واجب الادا ہوتی ہے۔ وہ -/۱۴۰ روپے ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے بعد کوئی اور رقم یا جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ الامتہ:۔ شاکرہ خاتون۔ گواہ شد:۔ شیخ لطیف الرحمن بی۔ اے خاوند موصیہ گواہ شد:۔ شیخ عظیم الرحمن ہیڈ کلرک نظارۃ امور عامہ

نمبر ۶۹۱۳ منکہ دولت بی بی بیوہ چودھری غلام علی صاحب قوم بھٹی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن دیوانی وال ڈاک خانہ بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ش/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مرہونہ زمین بعوض -/۶۰۰ کا شرعی حصہ ۱/۸۔ -/۷۵ روپے (۲) پرانی مشین سلائی قیمتی -/۶۴ کا شرعی حصہ ۱/۸ -/۸ روپے (۳) مکان واقعہ موضع دیوانی وال قیمتی -/۴۰۰ روپے کا شرعی حصہ ۱/۸ -/۵۰ روپے (۴) زیورات چاندی وزنی تقریباً ½ سیر قیمتی -/۵۴ روپے (۵) مہر سابقہ وصول شدہ بذمہ خود -/۳۲ روپے (۶) واجب الوصول قرضہ -/۶۰ روپے۔ کل میزان -/۲۷۹ روپے۔ میں اس جائداد -/۲۷۹ روپے کا ۱/۵ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کرونگی۔ اس جائداد کے علاوہ میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ دولت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ (چودھری) غلام دستگیر فرزند موصیہ۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد طفیل داماد موصیہ۔

نمبر ۶۹۳۵ منکہ سردار خان ولد شہباز خان صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ٹوپی ڈاک خانہ خاص ضلع مردان صوبہ سرحد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ش/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۵۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ سردار خان ہیڈ کنسٹیبل ۹۵۷ پولیس ہیڈ کوارٹر سکھر سندھ۔ گواہ شد:۔ علی احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ قریشی عبدالرحمن سیکرٹری مال سکھر۔

نمبر ۶۹۳۴ منکہ حافظ بشیر احمد مرحوم ولد حاجی نواب خان صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بھگلانہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ہش/۱۳۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین زرعی دس گھماؤں ہے جسمیں ہم پانچ بھائی اور تین ہمشیرگان ہیں گویا بموجب شریعت جو بھی میرا حصہ بنے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ایک مکان پختہ واقعہ بھگلانہ ہے۔ اس میں بھی حصہ دار ہوں۔ بموجب مذکورہ بالا شرعی حصہ کے اسکے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا حافظ بشیر احمد نابینا بھگلانہ حال قادیان۔
گواہ شد:۔ محمد الدین بھینی بانگر۔
گواہ شد:۔ عبدالرحمن مالی دارالفضل۔

باورچی کی ضرورت

ایک معزز احمدی دوست کے واسطے جو علاقہ صوبہ سرحدی میں برسرکار ہیں۔ ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند اصحاب مجھ سے خط وکتابت کریں۔
مفتی محمد صادق قادیان

قادیان

میں کوئن سٹورز کی ادویہ کہاں سے مل سکتی ہیں
۱- شفاخانہ رفیق حیات قادیان
۲- کریم میڈیکل سٹورز 〃
۳- میسرز سلطان برادرز 〃
۴- میسرز افضل برادرز 〃
دی کوئن سٹورز قادیان پنجاب

مفید مشورہ

اسی فی صدی لوگ دانتوں کی بیماری میں مبتلا ہیں اور ۷۵ فیصدی بیماریاں دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ لہذا آپ آج سے ہی عزیز کار بالک منجن کا استعمال شروع کر دیں۔
عزیز کار بالک سٹور ریلوے روڈ قادیان

اکسیر دل

سنگ یشب۔ مروارید۔ عقیق وغیرہ کے کشتہ جات کا مرکب ہے۔ دل کو بے انتہا طاقت دیتا ہے۔ دل کی دھڑکن یا ضعف قلب میں مبتلا مستورات کے لئے بے حد مفید ہے۔ "دوح نشاط" کے ساتھ اس کا استعمال نورٌ علیٰ نور ہے۔
قیمت دو روپے فی تولہ
طبیہ عجائب گھر قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور اگر ملتی ہے۔ تو ۱۵/۱۶ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہوجاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہوجاتے ہیں۔ گلا خراب ہوتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔
قیمت یکصد قرص ہے/ پچاس قرص ۱۱/
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) بشیر احمد صاحب کاتب سرگودہا کی اہلیہ صاحبہ بیمار (۲) ملک عبدالعزیز صاحب ملازم محکمہ فوج بنگال میں بیمار ہیں (۳) اصغر حسین صاحب پسر حامد حسین صاحب ران میں پھوڑے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں (۴) محمد عبداللہ صاحب (ملازم ایران) کی اہلیہ صاحبہ بیمار رہتی ہیں (۵) ابو ظفر الحسن صاحب قادیان کی لڑکی بعارضہ اسہال بیمار ہے۔ (۶) سراج الحق صاحب پٹیالہ چند عوارض میں مبتلا ہیں نیز ان کا لڑکا نور الحق بعارضہ ملیریا بیمار ہے۔ (۷) عبدالرحمٰن صاحب شاکر کلرک دفتر محاسب معدہ میں جلن اور زخم کے علاج کے لئے سول ہسپتال امرتسر میں داخل ہیں۔ (۸) محمد سرور خان صاحب حیدرآبادی ملازمت میں ترقی کے خواہاں ہیں (۹) قاضی محمد نذیر صاحب ضلع شیخوپورہ ۲۰ سال سے بعارضہ درد ریح بیمار اور صاحب فراش ہیں (۱۰) شیخ فضل حق صاحب احمدی مہاجر قادیان کے پوتے شیخ مظفر احمد صاحب دہلی میں بیمار ہیں (۱۱) ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب جنگی خدمات پر ہیں (۱۲) غلام قادر صاحب سکندرآباد کا نواسہ بخار میں مبتلا ہے۔ (۱۳) اللہ رکھا صاحب گھٹیالیاں درد کمر سے بیمار ہیں (۱۴) چودہری بدرالدین صاحب ریٹائرڈ مبلغ قادیان میں بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت و عافیت کے لئے دعا کریں۔

اعلانات نکاح (۱) حمید احمد صاحب آف بربا کا نکاح رضیہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر لعل الدین صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض مبلغ ۵۰۰ روپے مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا (۲) راجہ محمد زمان خان صاحب کی دختر حمیدہ بیگم صاحبہ کا نکاح سید مبارک احمد شاہ صاحب ابن حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ ۷۵۰ روپے مہر پر مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر نے یکم ستمبر کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ولادت (۱) ۲۷ اگست مولوی ابوالعطا صاحب کے ہاں چوتھا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطاء المجیب نام تجویز فرمایا۔ احباب مولود مسعود کی درازیٔ عمر۔ نیک خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ مولود کا تاریخی نام مختار الملک ہے (۲) خلیفہ صلاح الدین صاحب پسر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے ہاں ۵ ستمبر لڑکی تولد ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت (۱) چودہری غلام محمد صاحب احمدی ریٹائرڈ پٹواری سکنہ گنہیاں ضلع گورداسپور چند دن ہوئے فوت ہو گئے ہیں (۲) چودہری مولاداد صاحب آف بسرا چک ۹۹ شمالی خیرپور سندھ میں فوت ہو گئے ہیں۔ (۳) چودہری محمد خان صاحب آفتاڑی برادر اکبر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب دو سال کی لمبی بیماری کے بعد ۲ ستمبر کو فوت ہو گئے ہیں۔ (۴) شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کے پھوپھی زاد بھائی شیخ رحیم الدین صاحب ۸ ستمبر کو فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب سب کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ اٹلی میں جرمنوں کے خلاف جو کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ وہ جنوبی اٹلی کے مشرقی سرے تک پھیل گئی ہیں۔ اتحادی فوجوں نے اٹلی کی مشہور بندرگاہ ٹورنٹو پر پوری طرح قبضہ کر لیا ہے۔ اور چھاؤنی اور بندرگاہ اب پوری طرح ان کے قبضہ میں ہے۔ جنوبی اٹلی کے مغربی سرے کے ساتھ ساتھ جوں جوں آٹھویں فوج آگے بڑھتی ہے۔ جرمن تیزی سے پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ مشرقی سرے پر آٹھویں فوج آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ابھی تک جرمن پچھاول دستوں سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ نیپلز کے علاقہ میں جنرل کلارک کی فوج نے جرمن جوابی حملہ کو روک لیا ہے۔ ابھی تک فوجی دستوں سے تصادم ہو رہے ہیں۔ مگر دشمن کے ہوائی جہاز تا حال مقابلہ پر نہیں آئے۔ اتحادی طیاروں کے حملے برابر جاری ہیں۔ اور وہ دشمن کے فوجوں اور سامان سے بھرے ہوئے چھکڑوں کو برابر برباد کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ چوتھی انڈین ڈویژن کی ایک نمائندہ پارٹی حکومت برطانیہ کی دعوت پر انگلستان آئی ہے۔ جس میں راجپوتانہ رائفلز۔ گورکھا رائفلز۔ مرہٹہ انفنٹری اور ۱۱ ویں سکھ رجمنٹ کے نمائندے ہیں۔ یہ پارٹی لفٹنٹ کرنل سکاٹ کی قیادت میں آئی ہے۔ کل یہ لوگ ونڈسر پیلس کی سیر کریں گے۔ لنڈن کے لارڈ میئر کی طرف سے ان کے اعزاز میں دعوت دی جائے گی۔

دہلی ۱۰ ستمبر۔ حکومت ہند کے فوڈ ممبر سر جے پی سری واستو شملہ جا رہے ہیں۔ جہاں وہ گورنر پنجاب اور وزراء سے ملیں گے۔ تا پنجاب کے دیہات سے غلہ آمد کرنے کے سوال پر غور کیا جا سکے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ ایک طویل خاموشی کے بعد کل ہٹلر نے تقریر کی۔ جس میں مسولینی کے مخالفین کو بہت کوسا۔ اور کہا کہ مسولینی اپنے ملک کا سچا اور وفادار اور قابل فخر فرزند ہے۔ نیز کہا کہ ہمیں بہت پہلے سے علم تھا کہ اٹلی گھٹنے ٹیک دے گا۔ اگر جرمن فوجیں اس کی مدد نہ کرتیں تو ۱۹۴۱ء کے موسم سرما میں ہی اٹلی کی افریقی سلطنت ختم ہو جاتی۔ اٹلی کے ہتھیار ڈال دینے سے جرمنی کی فوجی کارروائیوں پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ ہٹلر نے اپنی تقریر میں روس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

برلن ۱۱ ستمبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے کل اعلان کیا ہے۔ کہ پچھلے چند ہفتوں میں روم کے بچاؤ کا انتظام کیا گیا تھا۔ تا اس کے نواح کی جرمن فوجیں شہر میں داخل نہ ہو سکیں۔ اور بڈوگلیو گورنمنٹ نے بہانہ یہ بنایا۔ کہ مغرب کی طرف دشمن کی فوجیں اترنے کا خطرہ ہے۔ ۸ ستمبر کی شام جرمن اور اطالوی فوجوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ فیلڈ مارشل کیسل رنگ نے روم پر حملہ کر دیا۔ اور اطالوی کمانڈر نے ۳۰ میل ارد گرد کا علاقہ جرمن فوجوں کے حوالہ کر دیا۔ نیپلز اور پلرمو کے علاقوں میں اطالویوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا گیا۔ شمالی اٹلی میں ریلوے لائنوں اور سڑکوں پر پوری طرح جرمن قبضہ ہے۔ شمالی اٹلی میں جرمن کمانڈ مارشل رومیل کے ہاتھ میں ہے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ سوئٹزرلینڈ کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ میلان کی سڑکوں پر شدید جنگ ہوئی۔ اطالوی کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے شہر کو گھیر لیا ہے۔ درہ برینر پر بھی جرمن قبضہ ہو چکا ہے۔ یہاں بھی اطالوی فوجوں نے سخت مقابلہ کیا۔

ماسکو ۱۰ ستمبر۔ کل روسیوں نے بحیرہ ازوف کے شمالی کنارے کی بندرگاہ میریاپول پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو دو سال سے جرمن قبضہ میں تھی۔ اور کریمیا کے مشرق میں آخری اہم بندرگاہ تھی۔ روسی فوجوں نے اس علاقہ میں ۲۵ میل پیشقدمی کی۔ اور ۱۰۰ قصبوں اور گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اس خوشی میں ماسکو میں ۱۲۴ توپوں نے بارہ گولوں سے سلامی دی۔ بارون کوو پر بھی روسیوں کا قبضہ ہو گیا ہے جو خارکوف سے سو میل جنوب مشرق میں ہے۔ کل سمالنسک کے محاذ پر بھی روسی نو میل آگے بڑھ گئے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ کہا جاتا ہے کہ اٹلی کے دو ہلکے کروزر۔ دو ڈسٹرائر اور دو طیارہ بردار جہاز جبرالٹر پہنچ گئے ہیں۔ اور ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ مگر ابھی اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز میں اسے ممکن خیال کیا جا رہا ہے کہ شاہ وکٹر عمانوئیل